مدیر کے نام

میجر طارق محمود ' پشاور

مراد ہوف مین نے ایک بحث چھیڑی ہے (جون ۲۰۰۰ء) کہ اسلام کے فروغ اور تبلیغ کے لیے مسلمانوں پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں اور کیا طریقۂ کار اس کام کے لیے اختیار کیا جائے؟ میرے خیال میں مسلمانوں پر جو بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے وہ معیار اخلاق خصوصاً معاملات میں پیش کرنا ہے جس کا مطالبہ ان سے مذہب کرتا ہے کیونکہ مثال' زبانی تلقین کے مقابلے میں زیادہ مؤثر چیز ہے۔ لیکن کیا ہمارے دعوتی اداروں نے کبھی مختلف ذرائع تبلیغ کی سائنسی خطوط پر تحقیق کی ہے کہ کون سا طریقۂ کار بہتر نتائج کا حامل ہو سکتا ہے۔ اس دور میں انسانی دماغ کے بارے میں بہت ترقی اور تحقیق ہوئی ہے۔ کیا اس موضوع پر غور کرنے کی ضرورت نہیں؟ اکثر ہم نو مسلم مرد و خواتین کے حالات پڑھتے ہیں کہ وہ دین میں کیسے داخل ہوئے۔ اس حوالے سے تحقیق ہونا چاہیے کہ کیا طریقے زیادہ مؤثر ہیں؟

گل زادہ شیربانو ' مردان

اشارات (جون ۲۰۰۰ء) "خشک سالی اور قحط' قوم کے اجتماعی ضمیر کے لیے ایک چیلنج" بروقت بیداری کی کوشش ہے۔ خصوصاً ایسے حالات میں' جب کہ ہمارے بعض نام نہاد دانش ور' جو ایٹمی دھماکوں کے خلاف ہیں' اس قحط اور خشک سالی کو ایٹمی دھماکوں کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔ ایسے میں خشک سالی کی مادی وجوہات پر ماہرانہ گفتگو کر کے ملک دشمن دانش وروں کو خاموش کرنے کی بہترین کوشش کی گئی ہے۔ "خواتین ۲۰۰۰ء جنرل اسمبلی کا خصوصی اجلاس" میں انسانیت کے خلاف ایک عظیم سازش سے بروقت آگاہ کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سعد اللہ خان عابد ' مردان

اشارات (جون ۲۰۰۰ء) بہت اہم ہیں۔ قحط سالی ابھی تک جاری ہے مگر افسوس ہے کہ پاکستانی قوم اور حکمران اب بھی لہو و لعب میں مبتلا ہیں۔ ریڈیو اور ٹی وی پر امدادی موسیقی شو کیے جا رہے ہیں۔ کیا یہ اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف نہیں؟ ایک طرف ملک کی بڑی آبادی مشکلات میں پھنسی ہوئی ہو اور دوسری طرف اس کی امداد کے لیے ارباب اقتدار موسیقی اور ناچ گانے کے ذریعے امدادی شو منعقد کریں' یہ بے حسی نہیں تو اور کیا ہے! ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ عذاب سے نجات کے لیے اللہ کے در پر سربسجود ہوتے اور اپنے گناہوں پر استغفار کرتے مگر تاہم اس کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔ اللہ ہم سب کے حال پر رحم کرے!

پروفیسر سید ریاض حسین زیدی ' ساہیوال

رسائل و مسائل (جون ۲۰۰۰ء) میں سگریٹ نوشی کے بارے میں ٹھوس ثبوت دیے گئے ہیں' لیکن افسوس کہ ہمارا